بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ترجمہ الفضل ابلغ بیت پؤتیہ من تشاء ۔ عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا

الفضل

روزنامہ — قادیان

ایڈیٹر ۔ رحمت اللہ خاں شاکر — یوم ستنبہ

جلد ۳۱ | ۱۰ ماہ وفاء ۱۳۲۲ھش | ۷ رجب ۱۳۶۲ھ | ۱۰ جولائی ۱۹۴۳ء | نمبر ۱۶۱

33

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۹ ماہ وفاء ۱۳۲۲ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۹ بجے صبح بذریعہ فون یہ اطلاع ملی۔ کہ آج صبح نماز کے وقت حضور کا ٹمپریچر ۶/۹۷ تھا۔ اور پونے ۹ بجے ۸/۹۷۔ کھانسی کو بھی پہلے سے آرام ہے رات نیند اچھی آگئی۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سر درد کی شکایت ہے گھبراہٹ بھی ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی ہنوز بیمار ہیں۔ کمزوری بڑھ رہی ہے احباب دعائے صحت کریں۔

ستیارتھ پرکاش کی ضبطی کا سوال

آج کل صوبہ سندھ میں ستیارتھ پرکاش کی ضبطی کیلئے مسلمانوں کی طرف سے ایجی ٹیشن ہو رہی ہے۔ اس کتاب کے سندھی ترجمہ کو دیکھ کر وہاں کے مسلمانوں میں اضطراب پیدا ہوا۔ اور انہوں نے حکومت سے اس کی ضبطی کا مطالبہ کرنے کے لئے ایک تحریک شروع کی۔ صوبہ سندھ کے تمام بڑے بڑے شہروں اور دیہات میں جلسے ہوئے قرار دادیں پاس کی گئیں۔ اور قریباً تین سو ریزولیوشن روزانہ حکومت کے پاس پہنچتے رہے۔ معزز مسلمانوں کا ایک وفد وزراء سے ملاقی ہوا۔ اور ان کو اس کتاب کے بعض حوالے دکھائے۔ ان سب باتوں کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ۱۱ جون ۱۹۴۳ء کو حکومت کی طرف سے ایک پریس نوٹ شائع ہوا۔ جس میں کہا گیا تھا۔ کہ ستیارتھ پرکاش کے چودھویں سمولاس کی ضبطی کا مطالبہ بڑے شد و مد سے ہو رہا ہے۔ سندھ گورنمنٹ بڑی سنجیدگی کیساتھ اس سوال پر غور کر رہی ہے۔ اور عنقریب اس بارہ میں اپنے فیصلہ کا اعلان کر دیگی۔ اب اس بارہ میں زیادہ خطوط وغیرہ نہ آنے چاہئیں۔

مسلمانان سندھ نے اس تحریک کو ایسے پُرامن طریق اور اتنی احتیاط سے چلایا کہ عوام تک پہنچکر کوئی شورش پیدا کرنے کا موجب نہ ہو سکی۔ اسے صرف مساجد اور تعلیم یافتہ لوگوں تک ہی محدود رکھا گیا۔ اور اسطرح خاموشی کے ساتھ کام کرنے کا ایک نتیجہ یہ بھی ہوا۔ کہ آریوں کو بھی عام طور پر علم نہ ہو سکا۔ کہ مسلمانوں کیطرف سے کوئی ایسی تحریک چلائی جا رہی ہے۔ اور حکومت کیطرف سے اعلان ہونے پر وہ بھی اس سے آگاہ ہوئے اور انکی طرف سے بھی ستیارتھ پرکاش کی ضبطی کے سوال کی مخالفت شروع کی گئی۔ پنجاب کے ہندوؤں کو بھی اس کا علم ہوا۔ تو وہ بھی اپنے سندھی بھائیوں کی ہاں میں ہاں ملانے لگے۔ ریزولیوشن پاس ہونے لگے اور اخبارات میں مضامین چھپنے لگے۔ انکی دیکھا دیکھی پنجاب مسلم پریس نے بھی سندھی مسلمانوں کی تائید میں آواز اٹھانا ضروری سمجھا۔ اور اس طرح جو سوال سندھ سے شروع ہوا تھا اب پنجاب میں اچھی خاصی کشمکش کا موجب ہو رہا ہے۔ اور ممکن ہے اس سے بھی بڑھکر یہ آل انڈیا سوال کی حیثیت اختیار کرے۔

ستیارتھ پرکاش کی ضبطی کیلئے اس طرح حکومت کے پاس درخواستیں دینا ہمارے نقطہ نگاہ سے صحیح طریق نہیں۔ بالخصوص اس صورت میں کہ اس کے سندھی ترجمہ پر بھی چھ سال کا عرصہ گذر چکا ہے۔ پھر مسلمانان سندھ کی طرف سے صرف چودھویں سمولاس پر ہی اعتراض کیا گیا ہے۔ انکی حکمت بھی سمجھ میں نہیں آئی۔ یہ صحیح ہے کہ یہ باب اسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر نہایت نامناسب رنگ میں اعتراضات پر مشتمل ہے۔ لیکن مسلمان کے لئے تو جملہ انبیاء پر ایمان لانا اور دنیا میں ان کی عزت واحترام کے قیام کی کوشش کرنا اشد ضروری ہے۔ اس لئے اگر مسلمانان سندھ نے اس سوال کو اٹھانا ضروری سمجھا تھا۔ تو ان کی طرف سے اس کتاب کے ان حصوں پر بھی پروٹسٹ ہونا چاہئیے تھا۔ جن میں دیگر انبیاء اور بعض پیشوایان مذاہب کا ذکر نہایت ناموزوں الفاظ میں کیا گیا ہے۔ پس اگر اس سوال کو اس بناء پر اٹھایا جاتا۔ کہ اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰ اور دیگر انبیاء کرام کے علاوہ سکھ مذہب کے بانی گورو نانک صاحب اور گورو گوبند سنگھ صاحب نیز جینیوں کے تیر تھنکر وغیرہ کا ذکر دلآزار پیرایہ میں کیا گیا ہے۔ اور یہ چیز تعلیم اسلام کے خلاف ہونے کی وجہ سے مسلمانوں کیلئے تکلیف دہ ہے۔ تو یہ زیادہ بہتر اور مناسب ہوتا۔

اس میں شک نہیں۔ کہ ستیارتھ پرکاش کے بعض حصے مختلف مذاہب کے لوگوں کیلئے رنجیدہ اور دلآزار ہیں۔ اور جب تک وہ موجود ہیں۔ کہا جائے گا ہے اس کے خلاف اس قسم کی ایجی ٹیشن ہوتی رہے گی۔ اور اگر اسکے ازالہ کی کوئی صورت ہو سکے۔ تو بہت اچھا ہوگا مسلمانان سندھ کی طرف سے اس ایجی ٹیشن کو چلانے کیلئے جو بورڈ کمیٹی مقرر کیا گیا ہے۔ اس نے ایک بہت اچھی تجویز پیش کی ہے آریہ بھائیوں کو مخاطب کر کے لکھا ہے کہ :-

"آؤ تو ہم آپس میں ہی سر جوڑ کر بیٹھیں اور ایسے جملے اور الفاظ نکال دیں۔ جن کو کوئی شریف تو درکنار خود رذیل ترین انسان بھی اپنے پہ پسند نہ کرے" (احسان ۸ جولائی ۴۳ء)

یہ تجویز ہمارے نزدیک بہت اچھی ہے۔ اور آریہ بھائیوں کو چاہیئے۔ کہ اس پر ضرور غور کریں۔ تا ملک کی دو اہم قوموں میں کشمکش پیدا کرنے کے ایک باعث کا مستقل طور پر سد باب ہو سکے۔ اس کے متعلق قدرے تفصیل کے ساتھ ہم اپنے خیالات آئندہ پرچہ میں ظاہر کریں گے۔

۲۵ جولائی ۱۹۴۳ء بروز اتوار یوم التبلیغ برائے مسلم احباب مقرر ہے دوست اچھی طرح نوٹ کر لیں ۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

اخبار احمدیہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی صحت کے لئے دعا اور صدقہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت یابی کے لئے اجتماعی اور انفرادی طور پر دعائیں کی گئیں۔ اسی طرح انفرادی اور اجتماعی طور پر صدقات ہو رہے ہیں۔ احباب نہایت خلوص سے اس میں حصہ لے رہے ہیں۔ کل شام تک اس مد میں ۲۰ روپے سے زائد چندہ جمع ہو چکا تھا۔ یہ رقم غلہ فنڈ میں جلد روانہ کر دی جائے گی۔ خاکسار عبد الباقی از مونگیر

موضع بھامبڑی میں احمدیوں پر حملہ کے خلاف قرار دادیں

۴ر جولائی۔ بوقت شب جماعت احمدیہ داتہ زید کا ضلع سیالکوٹ ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں باتفاق آراء ذیل کے ریزولیوشنز پاس کئے گئے

جماعت ہذا کا یہ غیر معمولی اجلاس حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں خلوص دل سے حضور کے پیغام کے جواب میں عرض کرتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ داتہ زید کا ہر فرد احمدیت کے وقار کے تحفظ کے لئے انشاء اللہ ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے تیار ہے۔

(۲) یہ اجلاس حکومت کی توجہ اس افسوسناک واقعہ کی طرف مبذول کرانی چاہتا ہے جو موضع بھامبڑی ضلع گورداسپور میں جماعت احمدیہ کے تبلیغی جلسہ کے موقعہ پر پیش آیا۔ جبکہ وہاں کے مفسدہ پرداز اور مسلح گروہ نے جماعت احمدیہ کے معزز اور نہتے افراد پر حملہ کر کے ان کو سخت مجروح کیا۔ یہ اجلاس اس ظالمانہ فعل پر اظہار نفرت کرتا ہوا حکومت سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ ان مفسدین اور فتنہ پردازوں کو قرار واقعی سزا دے۔ ہم امید کرتے ہیں۔ کہ حکومت جلد ان لوگوں کے خلاف ایکشن لے گی۔

(۳) قرار پایا کہ ان ریزولیوشنز کی نقول جناب چیف سیکرٹری صاحب پنجاب گورنمنٹ ڈپٹی کمشنر صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس گورداسپور اور اخبار الفضل کو بھیجی جائیں۔ خاکسار نصر اللہ خاں سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ داتہ زید کا ضلع سیالکوٹ

(۲) مخالفین کی نئی فتنہ انگیزی جماعت ہذا کے احباب کے لئے سخت پریشانی اور رنج و افسوس کا موجب ہوئی۔ اللہ تعالےٰ اس فتنہ کو جلد فرو کر کے احمدیت کی تبلیغ کو وسعت دے۔ حکام کو مفسدین کے خلاف فوراً کارروائی کرنی چاہیئے۔ خاکسار عبد الباقی مونگھیر (بہار)

تلاش گمشدہ :- ایک بیوہ عورت کا لڑکا عمر چودہ سالہ رنگ قدرے سانولا

ڈاکٹر ایس۔ اے لطیف صاحب دہلی کی علالت

ڈاکٹر لطیف صاحب دہلی کی تشویشناک علالت کی خبر اس سے قبل الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔ آج کی تار سے جو میرے نام آئی ہے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ابھی تک حالت بدستور ہے۔ احباب ڈاکٹر صاحب موصوف کی صحت کے لئے دعا جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالےٰ انہیں جلد تر شفا عطا فرمائے۔ اور ان کا اور ان کے اہل و عیال کا حافظ و ناصر ہو ۔ خاکسار مرزا بشیر احمد قادیان ۸/۷/۴۳

ایک ہاتھ کی انگلی پر داغ ہے۔ سامنے کے دو دانت چوڑے اونچے ہیں۔ نیم پاگل ہے۔ صرف ایک کرتا میلا سا کھدر کا پہنے ہوئے نام فرزند علی المعروف نندی والدہ کا نام بھلی اور بھائی کا فضل احمد ہے۔ اگر کوئی صاحب اس کو دیکھیں تو پتہ دے کر عند اللہ ماجور ہوں۔ اگر کوئی دوست یہاں پہنچا دیں۔ تو آنے جانے کا کرایہ اور پانچ روپے مقرر خرچ دیا جائے گا۔ ضلع سیالکوٹ کی جماعتیں خاص توجہ دیں۔ خاکسار ماسٹر مولا بخش مختار جنجوال تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور

مجالس انصار اللہ کے عہدہ دار جماعت احمدیہ کرتو ضلع شیخوپورہ کی مجلس انصار اللہ کے لئے چودھری سردار محمد خان صاحب (امیر جماعت) کو زعیم اور چودھری سلطان احمد صاحب نمبردار کو سیکرٹری مقرر کیا جاتا ہے۔ (۲) حلقہ مسجد اقصیٰ کے لئے سید محمد اسمٰعیل صاحب کو زعیم انصار اللہ مقرر کیا گیا ہے۔ احباب جماعت مقامی ان عہدہ داروں کے فرائض منصبی کی سرانجام دہی میں ان سے تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ خاکسار شیر علی صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ

درخواست ہائے دعا چودھری مظفر دین صاحب بی۔ اے مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ بنگال قریباً ایک سال سے بعارضہ ملیریا بیمار ہیں۔ ۲ ماہ سے ان کو بخار نہیں آیا تھا۔ لیکن اب ۲۷ جون سے ان کو پھر ایک ہی بخار ہے۔ جس کی وجہ سے وہ سخت کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب سے عاجزانہ درخواست ہے۔ کہ ان کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کو کامل صحت عطا فرمائے۔ اور خدمت دین کی توفیق دے آمین خاکسار اہلیہ چودھری مظفر دین صاحب (۲) مکرم احمد الدین صاحب احمدی جو کہ وزیرستان اور بنوں شہر وغیرہ میں بوٹ چپلی چمڑا کی دوکان کرتے رہے ہیں۔ ۲۱ر جون کو اچانک ان پر فالج کا حملہ ہوا ہے۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا کریں۔ خاکسار صاحبزادہ محمد طیب سرائے نورنگ۔

دعائے مغفرت سید بہاول شاہ صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ امرتسر کی والدہ صاحبہ ۲۵ جون ۱۹۴۳ء موضع گولیکی ضلع گجرات میں فوت ہو گئیں انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحومہ پارسا اور صالحہ خاتون تھیں۔ سید بہاول شاہ صاحب تبلیغی جلسوں کے انعقاد

احباب جماعت غرباء کے لئے غلہ یا نقدی بھجوانے میں جلدی سے کام لیں ۔

ممتاز احمد صاحب بخاری کی کامیابی: [illegible] جناب مولوی [illegible] نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے۔ کہ [illegible] ممتاز احمد صاحب بخاری آخری امتحان میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔

ذکر حبیب علیہ السلام

روایات جناب حکیم دین محمد صاحب ملٹری اکوٹنٹ

(بتوسط صیغہ تالیف و تصنیف)

(۲۰)

میں نے ایک ململ کا کرتہ حافظ حامد علی صاحب کے ذریعہ حضرت اقدس کے حضور پیش کرایا۔ کہ بوقت دعا حضور علیہ السلام اسے پہن لیں۔ اور بعد میں مجھے واپس فرما دیں۔ چنانچہ حضور علیہ السلام نے میری گزارش منظور فرمالی مگر افسوس کہ وہ کرتہ بوجہ عدم گنجائش پارچہ میرے پاس محفوظ نہ رہ سکا۔ اور میں نے خود پہن لیا۔

(۲۱)

حافظ حامد علی صاحب مرحوم جو حضور علیہ السلام کے پرانے ملازم تھے۔ ایک دفعہ مجھے اپنے ساتھ موضع فیض اللہ چک میں برادرم شیخ جان محمد صاحب کے رشتہ کا فیصلہ کرنے کے لئے لے جانے کی ضرورت پیش آئی۔ حافظ حامد علی صاحب نے کہا۔ کہ وہ حضرت اقدس کے ملازم ہیں۔ اگر حضور اجازت دے دیں۔ تو وہ جا سکتے ہیں۔ اس پر میں نے جو اس وقت طالب علم سے زیادہ کچھ حیثیت نہ رکھتا تھا۔ حضرت اقدس کی خدمت میں بالوضاحت درخواست لکھ بھیجی۔ کہ فلاں صاحب جو احمدی ہیں۔ اور حضور کے پرانے خادموں میں سے ہیں۔ ان کے ہاں اپنے بڑے بھائی کا رشتہ کرانا چاہتا ہوں۔ اور اس میں حافظ حامد علی صاحب کی اعانت کی ضرورت ہے۔ حضور دعا بھی فرمائیں۔ اور حافظ صاحب کو میرے ساتھ جانے کی اجازت بخشیں۔ اس پر حضور علیہ السلام نے میرے اس عریضہ پر حافظ صاحب کو اجازت دے دی۔ اور فرمایا کہ دعا کی گئی ہے چنانچہ حافظ صاحب میرے ہمراہ فیض اللہ چک تشریف لے گئے۔ اور رشتہ کر کے ایک دو روز کے بعد تشریف لے آئے۔

(۲۲)

بیان کیا میرے پاس حافظ حامد علی صاحب مرحوم نے کہ موسم سرما میں ہر روز ایک چھوٹا سا گھڑا گرم پانی کا حضرت اقدس کے کمرہ میں ایک پرانی رضائی یا کمبل میں لپیٹ کر رکھ دیا جاتا ہے۔ جس وقت رات کو حضور انور کو ضرورت ہوتی ہے خود اٹھ کر اس پانی سے وضو فرما لیتے ہیں۔

(۲۳)

ایک ماشکی مہاجر از مالیر کوٹلہ حضور علیہ السلام کے گھر میں پانی بھرتا تھا۔ ان کا نام گل محمد تھا۔ انہوں نے ایک دفعہ مجھے ایک کاغذ دکھایا۔ کہ جس پر حضرت اقدس نے یہ یادداشت لکھی ہوئی تھی۔ کہ میاں گل محمد کو ۳ روپے بابت تنخواہ ماہ فلاں دی گئی۔ ماشکی مذکور نے بیان کیا۔ کہ حضرت اقدس کا حکم ہے۔ کہ جب تنخواہ لینی ہو۔ یہ کاغذ دکھا دیا کرو۔ ہم تنخواہ دے کر اس کاغذ پر لکھ دیا کریں گے۔ کیونکہ بغیر کاغذ کے ہم کو یاد نہیں رہتا۔ کہ کس ماہ کی تنخواہ دی جا چکی ہے۔ اور کس ماہ کی باقی ہے۔

(۲۴)

برادرم شیخ جان محمد صاحب تھانہ ہڑپہ ضلع منٹگمری میں محرر تھانہ تھے۔ مگر ابھی تک کنسٹیبل ہی تھے۔ لکھے پڑھے کنسٹیبلوں کو اس زمانہ میں محرری کے ذمہ دار عہدہ پر لگا دیتے تھے۔ اس زمانہ میں کئی سب انسپکٹر پولیس ناخواندہ ہوتے تھے۔ چنانچہ اس وقت تھانہ ہڑپہ کا تھانیدار خود ضمنی تحریر نہیں کر سکتا تھا۔ برادرم مذکور میرے زیر تبلیغ تھے۔ کتب حضرت اقدس پڑھ کر وہ اس نتیجہ پر پہونچے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعوےٰ برحق ہے۔ اور بیعت کرنے کے ارادہ سے حضور علیہ السلام کی خدمت میں بمقام گورداسپور جبکہ اس وقت حاضر ہوئے جبکہ کرم دین والے مقدمہ کی پیشی کے سلسلہ میں حضور علیہ السلام احاطہ کچہری میں قیام فرما تھے۔ برادرم موصوف اپنے ساتھ حضور علیہ السلام کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے کچھ تازہ سیب لائے تھے۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے حضرت کے حضور انہیں یہ کہہ کر پیش کیا۔ کہ یہ منشی جان محمد صاحب ملازم پولیس منٹگمری ہیں۔ اور حضور کی بیعت کرنے کے ارادہ سے آئے ہیں۔ برادرم شیخ جان محمد صاحب وجیہہ نوجوان اور خوش پوش تھے بعمدہ لباس پہنے ہوئے تھے انہیں دیکھ کر حضور علیہ السلام نے دریافت فرمایا۔ کیا آپ تھانیدار ہیں۔ برادرم نے عرض کیا نہیں۔ حضور میں تو محرر تھانہ ہڑپہ ہوں پھر حضور علیہ السلام نے دریافت کیا۔ کیا آپ سارجنٹ ہیں۔ برادرم نے عرض کیا۔ نہیں حضور میں تو ابھی کانسٹیبل ہوں۔ اور محرری پر لگایا گیا ہوں۔ اس پر حضور علیہ السلام مسکرائے۔ اور فرمایا نہیں۔ اچھا انشاء اللہ اس وقت سے برادرم نے ترقی کے درجات طے کرنے شروع کئے۔ اور سخت مخالف حالات کے ہوتے ہوئے بھی تھانیداری پر ترقی پا گئے۔ اور اب پنشن پا رہے تھے تھوڑا عرصہ ہوا یہ فوت ہو چکے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون (مرتب)

(۲۵)

غالباً ۱۹۰۴ء یا ۱۹۰۵ء میں قادیان کے اندر طاعون کے متعدد کیس ہوئے۔ مجھے اپنی جماعت میں صرف ایک کیس یاد ہے۔ جو جناب مولوی محمد امین صاحب بی۔ اے کا ہے۔ صاحب موصوف جب طاعون میں مبتلا ہو گئے۔ تو انہیں ڈھاب کے پار رکھا گیا۔ (جہاں اب ڈاکٹر حاجی خان صاحب کا مکان ہے۔ اس کے نزدیک آم کے درخت کے قریب رکھا گیا۔ مرتب) اور علاج میں پوری کوشش کی گئی۔ حضرت اقدس آپ کی خبر منگواتے رہتے تھے۔ مخالفین میں سے بعض سخت مخالف اس سال پلیگ کی نذر ہوئے میرزا غلام اللہ صاحب مرحوم اس سال بیعت میں شامل ہوئے یا اس کا اظہار کیا۔

مرزا غلام اللہ صاحب مرحوم ہر روز حضرت اقدس کو پلیگ کے (غیر احمدی) بیماروں کی موت یا شفایابی سے اطلاع دیا کرتے تھے۔ انہی ایام میں جناب سید محمد علی شاہ صاحب مرحوم تحصیلدار پنشنر اور رئیس قادیان نے کھلم کھلا مسجد مبارک میں آنا شروع کیا۔ اور اپنی احمدیت کا اظہار کیا حضرت اقدس ان ایام میں اکثر فرمایا کرتے تھے۔ کہ (۱) طاعون سے ہماری جماعت بڑھ رہی ہے۔ (۲) قادیان میں طاعون جارف (جھاڑ دینے والی) نہیں پڑے گی۔ (۳) ہمارا گھر بموجب بشارت الٰہی انی احافظ کل من فی الدار طاعون سے محفوظ رہے گا۔ (۴) حفظ ماتقدم کے طور پر حضرت اقدس جدوار خطائی۔ کافور کی گولیاں وبائے طاعون کے دنوں میں خود بھی استعمال فرماتے تھے۔ اور دیگر احباب کو بھی ان کے استعمال کی ہدایت فرمایا کرتے تھے۔ اور نالیوں میں فینائل بھی چھڑکوایا کرتے تھے۔ (۵) فرماتے تھے کہ طاعون کا لفظ طعن سے مشتق ہے جب لوگوں نے مجھے جھٹلایا۔ اور کافر لعین اور مرتد کہا۔ تو خدا تعالےٰ نے ان کے طعن کے جواب میں طاعون کو مسلط کر دیا ہے۔ (۶) جس طرح ہم نے دعوےٰ کیا ہے کہ ہم اور ہماری جماعت خدا کی حفاظت میں ہیں۔ اور ہم طاعون سے محفوظ رہیں گے۔ اگر کوئی مخالف یہ دعوےٰ کرے تو پکڑا جائیگا چنانچہ چراغ دین جمونی اسی طرح ہلاک ہوا۔ (۷) خدا تعالےٰ کا الہام ہے۔ کہ میں کبھی روزہ رکھوں گا۔ اور کبھی افطار کروں گا۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ کبھی طاعون پھیلے گی۔ اور کبھی اس میں وقفہ ہوگا۔ لیکن یہ پیچھا نہ چھوڑیگی جب تک لوگ سچی توبہ نہ کریں۔

سکھ اور ہندو

(۸)

گورو گوبند سنگھ صاحب نے اپنے سکھوں کو ہندوؤں سے الگ رکھنے کی پوری کوشش کی اور اس کے لئے آپ نے اپنے پنتھ کے عقائد اور رسوم ہندوؤں سے مختلف مقرر کئے جس کی متعدد مثالیں پیش کی جا چکی ہیں۔

گورو صاحب نے اقتصادی طور پر بھی سکھوں کو ہندوؤں سے الگ رکھا ہے۔ آپ نے اس سلسلہ میں ایسے احکام صادر فرمائے ہیں۔ کہ جن کی موجودگی میں ایک سکھ، ہندو کو بھیک بھی نہیں دے سکتا۔ چنانچہ آپ کا ارشاد ہے:۔

تنتھی سکھ کی سکھ بھگت
پٹ بھوکھن دے پہرائے
دیئے آن سامنڈ کو
گھور نرک لے جائے

(سدھرم مارگ صفحہ ۱۷۵)

یعنی کسی سکھ کے مرنے پر اگر کچھ دان کرنا ہو۔ تو وہ سکھ کو دیا جائے۔ مونے کو دینے سے جہنم کا موجب بنے گا۔ گورو صاحب کے مندرجہ بالا فرمان پر سنت سنپورن سنگھ صاحب نے حسب ذیل نوٹ لکھا ہے:۔

”شرادھ وغیرہ کے خیال سے ایسا کرنے کی اجازت نہیں۔ بلکہ اُس سکھ کے انتقال کے مبارک دن کی یاد کے طور پر ایسا کرنا پروان ہے۔ اسی لئے منڈت (مونے) کی پوجا کرنے سے روکا ہے۔“

(سدھرم مارگ صفحہ ۱۷۸ حاشیہ)

آپ نے براہمن کو دھن دینے سے بھی صاف الفاظ میں منع فرمایا ہے:۔

”براہمن کیس پاہل کے بغیر ہو۔ اُس کے ہاتھ کا نہ کھاوے۔ دھن نہ دیوے خواہ وہ رشی کے برابر بھی ہو۔ جٹاں پاہلیا تس کے چرن پوجے۔ جہاں کہاں کا بھوجن نہ کھاوے۔ سیتلا بھیکھی کو نہ مانے۔ جو مانے سو میرا سکھ نہیں۔ سکھ گوردوارے تیرتھ جاوے۔ اتھت سکھ کو بھوجن بستر ما یا دیوے۔ پرب ہی گوردوارہ میں۔ پریت پانڈے سے نہ کرے۔ سکھوں کو دیوے بھوگ پٹ۔ کیس والا امرتی میرا سکھ ہے۔“

گورو صاحب کا مندرجہ بالا ارشاد بالکل واضح ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ گورو صاحب نے اپنے سکھوں کو براہمن کو دھن دینے سے روکا ہے۔ خواہ وہ براہمن رشیوں کے برابر ہی کیوں نہ ہو۔ آپ نے اس میں یہ بھی فرمایا ہے۔ کہ سکھ گوردواروں پر ہی جاوے۔ یعنی اس کو ہندوؤں کے تیرتھوں پر جانے کی ضرورت نہیں۔ اور اگر کچھ دان کرنا ہو۔ تو وہ پانڈوں کو نہ دیا جائے بلکہ سکھوں کو دیا جائے۔

پھر گورو صاحب نے اپنے سکھوں کو غیر سکھ براہمن کو بھیک دینے سے بھی روکا ہے آپ کے الفاظ کا ترجمہ بھائی ویر سنگھ صاحب امرتسری نے حسب ذیل الفاظ میں بیان کیا ہے:

(۱) ”جو براہمن میرا سکھ نہ ہو اسکو خیر بھی نہ پاوے۔
(۲) وہ براہمن جو کھنڈے کی پاہل کے بغیر کیس دھارن کرتا ہے۔ اس کو منافق سمجھ کر دور رکھو۔
(۳) جو براہمن سکھ کیسوں کا بھیس دھارن کر کے دوسرے دیوتاؤں کی پوجا کرتا ہے۔ اس کو پانی تک بھی نہ دو۔ لیکن جو میرا سکھ ہے۔ اس کی خدمت کرو۔
(۴) میرے سکھوں کا دان لوٹنے کے لئے جو جو (براہمن) سکھی کا لباس دھارن کرتا ہے اور کیس رکھ لیتا ہے۔ لیکن رکھ دھندھولیا میں غرق رہتا ہے۔ اس کو تیاگ دو۔ وہ منافق ہے پاپی ہے۔“

(گورپرتاپ سورج گرنتھ صفحہ ۵۶۲۹)

بھائی ویر سنگھ صاحب نے گورو صاحب کے ارشاد کا ترجمہ حسب ذیل الفاظ میں کیا ہے:۔

”میرا سکھ جو تیرتھ پر جاوے۔ یا اتھتیوں کو کچھ دینا چاہے یا بھوجن کھلانا چاہے۔ یا گورپورب کے موقعہ پر دان دینا چاہے۔ تو وہ گورو صاحب کے عقیدتمندوں کو دیوے۔ اور گوروستھان پر دیوے تیرتھوں کے پانڈوں کی طرف دیکھے بھی مت۔ وہ منافق ہیں اور ریاکاری کرتے ہیں۔“ (گورپرتاپ سورج گرنتھ صفحہ ۵۶۳۳)

گورو صاحب نے اپنے سکھوں کو براہمنوں کی خدمت کرنے سے اور روپیہ وغیرہ نذر کرنے سے بالکل روک دیا ہے۔ اور شادی بیاہ کے موقعہ پر بھی سکھوں کو براہمنوں سے الگ رکھا ہے۔ آپ کا فرمان ہے

کرم جنم مرت آدکے
وواہ سو امرت پان
کرم سرب اے سنگ لے
کرے اکالی مان

(سدھرم مارگ صفحہ ۱۷۱)

یعنی۔ پیدائش۔ موت۔ بیاہ۔ شادی وغیرہ کی جس قدر بھی رسومات ہیں۔ وہ سب سکھوں سے ادا کروائی جائیں۔ آپ کا ارشاد ہے:۔

”آنند پڑھ کڑاہ ورتاوے۔ وید ریت نہ کرے۔ گورو کی ریت کرے۔“

(سدھرم مارگ صفحہ ۱۷۱)

یعنی۔ بیاہ کے موقعہ پر آنند پڑھ کر حلوا تقسیم کر دیا جائے۔ اور ویدک رسومات میں سے کسی بھی رسم کو ادا نہ کیا جائے۔ بلکہ تمام کام گورو صاحبان کے بتائے ہوئے طریق پر کئے جائیں۔

”جو شرادھ بیاہ براہمن سے کراوے۔ گورو کی ریت نہ کرے سو تنخواہیا۔“ (گورمت سدھاکر صفحہ ۵۰۰)

یعنی۔ جو سکھ بیاہ شادی وغیرہ رسومات کو براہمن کے ذریعہ ادا کرے گا۔ اور گورو صاحبان کا بتایا ہوا طریق اختیار نہیں کرے گا۔ وہ تنخواہیا (مجرم) قرار پائے گا۔

ایسا کرنے والوں کے انجام کے بارہ میں فرمایا:۔

”جو سکھ شرادھ اور بیاہ وغیرہ کی رسومات براہمن کے ذریعہ ادا کرے گا۔ اور گائتری منتر پڑھے گا۔ تلک لگائے گا اور زنار پہنے گا۔ وہ پاکھنڈی جہنم کا مستحق ہوگا۔“ (سدھرم مارگ گرنتھ صفحہ ۱۷۱)

گورو صاحب کے ان احکامات میں مذہبی پہلو کے علاوہ اقتصادی پہلو بھی ہے۔ کیونکہ اگر سکھ اپنی خوشی و غمی کی تقاریب کے موقعہ پر براہمنوں کے ذریعہ رسومات ادا کرواتے ہیں۔ تو اسی صورت میں ان کو براہمنوں کی روپیہ پیسہ اور کپڑا وغیرہ سے کچھ نہ کچھ خدمت بھی کرنی لازمی ہوگی۔ لیکن اگر وہ براہمنوں سے الگ رہیں گے۔ تو ان کو اقتصادی طور پر بھی فائدہ ہوگا۔ چونکہ گورو صاحب نے غیر سکھ براہمن کو دان اور بھیک دینے سے صریح الفاظ میں روکا ہے۔ اس لئے ان احکامات میں اقتصادی پہلو بھی ہے۔

گورو صاحب نے یہ بھی فرمایا ہے کہ سکھ کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ سکھ کو ہی پرشاد چھکاوے۔ اور ننگے سکھ کو کپڑے پہناوے۔ اس بارہ میں آپ کا مفصل ارشاد گورپرتاپ سورج گرنتھ رت ۳ انسو ۴۸ میں درج ہے۔ اس طرح سکھوں کو پریم سے کھلانے کا نتیجہ آپ نے یہ فرمایا ہے۔ کہ کھلانے والے کو سو یگ کا پھل ملیگا۔

گورو صاحب نے سکھوں کی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کیلئے یہاں تک فرمایا ہے کہ سکھ راج کیلئے ضروری ہے

کہ وہ سکھوں کو ہی نوکر رکھے۔ چنانچہ آپ کا ارشاد ہے۔

آپ سنگھ جو راجہ ہوئی
نردھن سنگھن پالے سوئی
پردیسی سنگھن جب دیکھے
اون کی سیوا کرے بشیکھے
مدھر بچن سبھن سو بھاکھے
چاکر سنگھن کو ہی راکھے
(گورومت سدھاکر صلا۴)

اس فرمان کی موجودگی میں کوئی سکھ راجہ کسی ہندو یا کسی دوسرے مذہب سے تعلق رکھنے والے کو اپنے دربار میں ملازم نہیں رکھ سکتا۔ ایک بڑا اہم اختلاف یہ ہے کہ سکھوں کے ہاں پانچ ککوں کے استعمال کرنے کو ضروری تسلیم کیا گیا ہے۔ لیکن ہندو ان ککوں کے متعلق جو کچھ اختلاف رکھتے ہیں۔ وہ حسب ذیل ہے۔

"انہوں (یعنی گورو گوبند سنگھ صاحب) نے "پنج مکار" چلا انھوں نے "پنج ککار" جاری کئے تھے۔ ویسے "پنج ککار" جاری کئے۔ یعنی ان کے پنج ککار جنگ کے مفید تھے۔ ایک "کیش" یعنی جس کے رکھنے سے لڑائی میں پگڑی اور تلوار سے کچھ بچاؤ ہو۔ دوسرا "کنگن" جو سر کے اوپر پگڑی میں اکالی لوگ رکھتے ہیں۔ اور ہاتھ میں "کڑا" جس سے ہاتھ اور سر بچ سکے۔ تیسرا "کچھ" یعنی زانو کے اوپر ایک جانگیا۔ جو کہ دوڑنے اور کودنے میں اچھا ہوتا ہے۔ عموماً اکھاڑے کے پہلوان اور نٹ بھی اس کو اسی لئے پہنا کرتے ہیں۔ کہ اس سے جسم کا نرم مقام محفوظ رہے۔ اور روکاوٹ نہ ہو۔ چوتھا "کنگھا" جس سے بال سنوارتے ہیں۔ پانچواں "کاچو" کہ جس سے دشمن سے مقابلہ ہونے پر لڑائی میں کام آوے۔ اسی طرح یہ طریق گوبند سنگھ جی نے اپنی دانائی سے اس وقت کے لئے جاری کیا تھا۔ اب اس وقت ان کا رکھنا کچھ مفید نہیں ہے۔ لیکن جو جنگ کے مدعا کے لئے باتیں ضروری تھیں۔ ان کو دھرم کے ساتھ بیان کیا ہے۔" (ستیارتھ پرکاش سملاس ۱۱)

اس کے برعکس گورو گوبند سنگھ صاحب ان کو سکھی کی بنیاد قرار دیتے ہوئے فرمایا ہے۔ کہ

نشان سکھی ایں پنج کاف
ہرگز نہ باشد ایں پنج معاف
کڑا کارد و کچھ کنگھا بداں
بلا کیس ہیچ است جملہ نشاں

(دسم گرنتھ خاص بیڑ۔ منقول از کیوں کی برکت صلا۲) یعنی سکھی کی بنیادی چیز پانچ پانچ ککار ہیں۔ یہ کسی حالت میں بھی معاف نہیں ہو سکتے۔

خلاصہ کلام یہ کہ تمدنی طور پر بھی سکھ ہندو صاحبان سے الگ ہیں۔ گورو صاحب کا اس سلسلہ میں صریح حکم ہے کہ سکھ کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہندو کے ہاتھ کا کھانا نہ کھائے۔ خواہ وہ براہمن ہی کیوں نہ ہو۔ اور سکھ لڑکی کا رشتہ کسی ہندو سے نہ ہونا چاہیئے۔ اس کی خلاف ورزی کرنے والا جہنمی ہوگا۔ ہندوؤں اور سکھوں کا کلچر بھی مختلف ہے۔ ہندو ہندی و سنسکرت کے دلدادہ ہیں۔ سکھوں میں ہندی سے نفرت ہے۔ بلکہ وہ گورمکھی زبان کو رائج کرنا چاہتے ہیں۔

گورو گوبند سنگھ صاحب نے اپنے سکھوں کو واضح الفاظ میں ہندی پڑھنے سے روکا ہے۔ اقتصادی طور پر گورو صاحب نے سکھوں کو ہندوؤں سے الگ رکھا ہے۔ چنانچہ آپ نے ہندوؤں کو دان دینے سے روکا ہے۔ اور بیاہ شادی کی رسومات براہمنوں کے ہاتھوں سے ادا کروانی ممنوع قرار دی ہیں۔ لیکن براہمن کو بھیک دینے کی بھی ممانعت کر دی ہے اور پانی تک پلانے کی اجازت نہیں دی۔ اور سکھ راجہ کے لئے ضروری قرار دیا۔ کہ وہ اپنی ریاست میں سکھوں کو ہی ملازم رکھے۔

یہ تمام باتیں اس بات کو ظاہر کرتی ہیں۔ کہ سکھوں اور ہندوؤں کی سیاست الگ الگ ہے۔ مذہب مختلف ہے بلکہ ایک دوسرے کے برعکس ہے۔ رسومات علیحدہ علیحدہ ہیں۔ تمدن جدا گانہ ہے۔ اقتصادیات میں وہ ایک دوسرے کے خلاف ہیں ان تمام باتوں میں اختلاف ہونے کے باوجود اگر کوئی صاحب یہ خیال کرتا ہو کہ سکھ اور ہندو ایک ہیں۔ تو پھر ایسے آدمی کا خدا ہی حافظ ہے۔

سکھ ودوان تو صاف الفاظ میں کہتے ہیں کہ:-

"مہاں اگیانی جو کہے ہم ہندو ہیں"
(دستار کا ہن سنگھ نابھہ)

یعنی - وہ سب سے بڑا جاہل ہے جو ہم کو ہندو کہتا ہے۔

خاکسار
گیانی عباد اللہ قادیان

چھوٹی قربانیاں کرو تا بڑی قربانیوں کی توفیق ملے

فرمایا:-

"میں جماعت کو بتا چکا ہوں کہ ابتلاؤں کا ایک لمبا سلسلہ ان کے سامنے ہے۔ جسے خدا تعالےٰ کا ہاتھ ہی ختم کریگا۔ گذشتہ قوموں سے زیادہ قربانیوں کی امید ان سے کیجاتی ہے۔ کیونکہ ان کے سپرد دنیا کی آخری جنگ کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ پس یاد رکھو۔ جو اس وقت کی قربانی نہیں کر سکتا۔ کیونکہ جو مطالبات میں کر رہا ہوں۔ آئندہ کے مقابلہ میں بالکل حقیر ہیں۔ اسے اس سے بڑی قربانیوں کی توفیق نہیں مل سکے گی۔ جو آج چھوٹی کلاس کا سبق یاد نہیں کرتا۔ وہ کل کے بڑے امتحان میں ضرور فیل ہو گا۔ جو آج قربانی کی مشق نہیں کرتا۔ وہ کل ضرور میدان کارزار سے بھاگے گا۔ منافق یہی کہتے ہوئے مر جائیں گے کہ ہائے چندہ ہائے چندہ۔ مگر ان کا ٹھکانہ خدا کے پاس نہیں ہوگا انکی باتوں میں نہ آؤ۔ اگر کسی کا دل ایسا ہے کہ اس پر منافقوں کی باتوں کا اثر ہوتا ہے۔ تو اسے چاہیئے کہ علیحدہ ہو جائے۔ منافق کی رفاقت ہمیں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ قرآن میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ اگر منافق تمہارے ساتھ ہونگے تو تمہاری صفوں کو خراب کریں گے۔ پس ہر ایسا شخص پیچھے ہٹ جائے۔ تو یہ بھی اسکی ایک خدمت ہوگی۔"

تحریک جدید کے جہاد میں حصہ لینے والو!!! اپنے امام کا ارشاد بالا بار بار پڑھو۔ پھر اس عہد کو جو اپنے امام کے ساتھ کیا ہے۔ سال کے آخر پر پورا کرنے کا دل میں فیصلہ نہیں کرو۔ بلکہ اپنے امام کے ارشاد کی تعمیل میں ۳۱ جولائی سے پہلے پہلے ادا کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرو۔ والسلام ؛ خاکسار برکت علی خان فنانشل سکرٹری

نمبر وصیت

عام طور پر احباب ترسیل زر کے وقت یا تو صرف اہلیہ فلاں یا صرف نمبر اور یا صرف نام ہی لکھ دیتے ہیں۔ جس سے دفتر ہذا کو سخت مشکل درپیش آتی ہے اس لئے ان کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ بوقت ترسیل زر نمبر وصیت اور نام ضرور تحریر فرمایا کریں۔ ورنہ غلط اندراج کا ذمہ وار دفتر ہذا نہ ہوگا۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

اخبار و افکار

وکٹوریا کراس

آٹھویں پنجاب رجمنٹ کے حوالدار پرکاش سنگھ چوتھے ہندوستانی ہیں جنہوں نے موجودہ جنگ کے دوران میں وکٹوریا کراس حاصل کیا ہے۔ یہ اعلیٰ ترین فوجی اعزاز ہے جو شجاعت اور ملک کے لئے قربانی کے نمایاں اور غیر معمولی کارنامہ پر دیا جاتا ہے۔

یہ اعزاز ۱۸۵۶ء میں ملکہ وکٹوریا کے زمانہ میں جنگِ کریمیا کے اختتام پر رائج ہوا تھا۔ شروع شروع میں یہ بری۔ بحری اور ہوائی افواج تک ہی محدود تھا لیکن ۱۹۲۰ء سے نرسنگ سٹاف کے ممبروں کو بھی خواہ وہ مرد ہوں یا عورت۔ یہ اعزاز دیا جاتا ہے۔ غیر فوجی آدمی بھی جو رضاکارانہ طور پر دشمن کے خلاف خدمات بجالائیں۔ اسے حاصل کر سکتے ہیں۔

وکٹوریا کراس کی شکل۔ مالٹا کے کراس کے مشابہ ہے۔ جو یہ ہے:۔

وکٹوریا کراس کانسی کا ہوتا ہے۔ اس کے مرکزی حصہ میں شاہی تاج کی شکل ہے۔ جسے ایک شیر اٹھائے ہوئے ہے اور نیچے ایک ٹکڑے پر یہ حروف ہیں۔ (For Valour)

کراس کے ساتھ جو ربن (ریشمی فیتہ) لگایا جاتا ہے۔ وہ ۱۹۱۸ء تک بری فوج کے لوگوں کے لئے سرخ رنگ کا استعمال ہوتا تھا۔ اور بحری فوج کے لئے نیلے رنگ کا۔ لیکن اب تمام کے لئے سرخ رنگ کا ہی استعمال ہوتا ہے۔

غیر معمولی شجاعت کا کوئی مزید کارنامہ ربن پر ایک لکیر کی صورت میں ظاہر کیا جاتا ہے۔ نان کمیشنڈ افسر اور سپاہی اس اعزاز کے ساتھ دس پونڈ سالانہ پنشن پاتے ہیں۔ اور ہر مزید لکیر پر پانچ پونڈ پنشن اور بڑھا دی جاتی ہے۔

کریمیا کی جنگ کے بعد ۱۸۵۷ء میں ۶۲ وکٹوریا کراس تقسیم کئے گئے تھے۔ اور جنگ عظیم کے دوران میں ۶۳۳۔

جزیرہ قریطہ

دو سال کے بعد قریطہ (کریٹ) کا نام پھر خبروں میں آنے لگا ہے۔ ۱۲ مئی ۱۹۴۱ء کو جرمن افواج ہوائی چھتریوں کے ذریعہ اس جزیرہ میں اتری تھیں۔ اور اتحادی افواج کو وہاں سے نکلنا پڑا تھا۔ گو ایک بڑی تعداد کو دشمن نے اسیر بھی بنا لیا تھا۔

۵ جولائی ۱۹۴۳ء کی رات کو برطانوی سپاہیوں کے ایک گروہ نے اس جزیرہ پر شبخون مارا۔ اور دشمن کے ہوائی جہازوں کو تباہ کر کے صحیح و سلامت واپس آگیا۔ کہا جا سکتا ہے کہ یہ چھاپہ آنیوالے بڑے اتحادی حملہ کی تمہید ہے۔

یہ جزیرہ اس وقت بحیرۂ روم میں محوریوں کی ایک اہم بیرونی چوکی کا کام دے رہا ہے۔ اور مشرقی بحیرۂ روم سے بحیرۂ ایجین میں داخلہ کے دروازہ اور دردانیال پر بطور پہرہ دار کے ہے۔

بحیرۂ روم کا شاید ہی کوئی جزیرہ ہوگا۔ جس سے مسلمانوں کے قدم ناآشنا ہوں۔ لیکن قریطہ کو ایک نمایاں خصوصیت حاصل ہے۔ کیونکہ اس سرزمین کا چپہ چپہ مسلمانوں کے خون سے گلگوں ہو چکا ہے۔ اور مسلمانوں کی شجاعت و بہادری کی داستانیں اس جزیرہ کی تاریخ کا زریں باب ہیں۔

۸۲۳ء میں مسلمانوں نے پہلی مرتبہ بازنطینی حکومت سے اس جزیرہ کو حاصل کیا۔ لیکن ۹۶۰ء میں انہیں وہاں سے نکلنا پڑا۔

۱۶۴۸ء میں ترکوں نے دوبارہ چڑھائی کی۔ قونیہ اور ریطیمو دو شہروں پر قبضہ کرنے کے بعد وہ دارالحکومت قاندیہ کی طرف بڑھے۔

اس قلعہ بند شہر کا محاصرہ اکیس سال جاری رہا۔ اور فی الحقیقت یہ محاصرہ دنیا کی تاریخ میں اپنی مثال آپ ہے۔ آخر یہ شہر ۱۶۶۹ء میں فتح ہوا۔ اور اس فتح نے ثابت کر دیا۔ کہ اس گئے گذرے زمانے میں بھی مسلمانوں کی قربانیاں کسی حد تک بڑھی ہوئی تھیں۔ اور وہ استقلال۔ جوانمردی اور شجاعت کا کتنا اچھا نمونہ تھے۔

مسلمانوں کے عہد میں یہاں بہت سی اصطلاحات عمل میں آئیں۔ لیکن ان کے خلاف عیسائیوں کا بغض و عناد بار بار بغاوتوں کی صورت میں ظاہر ہوتا رہا۔ ۶۸-۱۸۶۶ء میں ایک زبردست بغاوت ہوئی۔ جس میں ترکوں کو بہت نقصان اٹھانا پڑا۔ چونکہ اس جزیرہ پر ترکوں کی حکومت یورپی قوموں کی آنکھوں میں خار کی طرح کھٹکتی تھی۔ اس لئے ترکی کی طرف سے آئینی اصلاحات دئے جانے کے باوجود غیر مسلم اکثریت بیرونی انگیخت کے ماتحت حکومت سے برسر پیکار رہی۔ چنانچہ ۱۸۹۷ء میں پھر باغی عنصر نے سر نکالا۔ اُدھر حکومت یونان نے چڑھائی کر دی۔ اور اس ہنگامہ میں مسلمانوں کے خون سے وہ ہولی کھیلی گئی۔ کہ الامان والحفیظ!

انجام کار ۱۴ نومبر ۱۸۹۸ء کو ترکی افواج کو نکلنا پڑا۔ بعد ازاں کچھ عرصہ فرانس۔ روس۔ اٹلی اور یونان کا مشترکہ تسلط اس جزیرہ پر قائم رہا لیکن انجام کار ۱۹۱۳ء میں یہ جزیرہ کلیۃً یونان کے سپرد کر دیا گیا۔ اور یونان کی مسلم کش پالیسی کے ماتحت مسلمانوں کی آبادی کو مختلف طریق سے گھٹانے کی کوشش جاری ہو گئی۔ چنانچہ ترکوں کے قبضہ کے ابتدائی زمانہ میں اس جزیرہ میں مسلمانوں کی جس قدر آبادی تھی۔ اب وہاں اس کا نصف بھی نہیں رہی۔

یہ جزیرہ زیادہ تر پہاڑی ہے۔ پیداوار۔ زیتون کا تیل۔ شراب۔ سنگترہ اور لیموں وغیرہ ہے۔

امریکہ کی جدید آبدوز کشتی

حال میں امریکہ میں ایک جدید آبدوز کشتی تیار ہوئی ہے۔ یہ جنگ سے قبل کی کشتیوں کے مقابلہ میں دوگنا ہلاکت آفرین ہے۔ اور اس کے ساتھ بیحد آرام دہ بھی ہے۔ اس کشتی کو ایجاد کرنے میں اوس کے ملاحوں کی روزمرہ کی زندگی کی آسائش کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔ جبکہ اُن کو طول طویل مسافت جاپانیوں کے جہاز برباد کرنے کے لئے طے کرنی پڑے۔ حسب ذیل خوبیاں اس کشتی میں رکھی گئی ہیں:۔

(۱) ایر کنڈیشنگ (یعنی بیرونی موسم کا اثر کشتی کے اندر نہیں ہونے دیا جاتا)

(۲) اعلیٰ ریفریجریشن جس سے طویل مسافت کیلئے تازہ اشیاء خوردنی محفوظ رکھی جا سکتی ہیں۔

(۳) کپڑے دھونے کی مشین جو دھوتی بھی ہے اور خشک بھی کر دیتی ہے۔

(۴) جدید قسم کا لیمپ جس کی روشنی مثل آفتاب کے ہوتی ہے۔ اور جو ملاحوں کے فائدہ کے لئے ہے۔ جن کو ہفتوں اس طرح رہنا پڑتا ہے کہ آفتاب کو نہیں دیکھ سکتے۔

(۵) فوارہ غسل برائے افسران و دیگر کارکنان کشتی۔

(۶) ریڈیو۔ گراموفون اور کتب خانہ۔

یہ جدید قسم کی کشتی ۳۰۰ فٹ طویل ہے۔ اور فولاد سے بنائی گئی ہے۔ جو چمکدار ہے۔ لیکن باوجود سمندر کے اندر رہنے کے اوسے زنگ نہیں آتا۔ اس میں دس تارپیڈو ٹیوب ہیں۔ چھ اگلے حصہ میں اور چار پچھلے حصہ میں۔ جن کے باعث یہ کشتی ڈھائی گنا زیادہ خطرناک ہے بہ نسبت ان کشتیوں کے جو جنگ سے قبل امریکہ کے بحری بیڑہ

بنک سے حاصل شدہ سود کے روپیہ کا صحیح مصرف

احباب جماعت سے یہ امر مخفی نہیں۔ کہ شریعت اسلام کا یہ ایک مسلمہ مسئلہ ہے۔ کہ سود کا لینا اور دینا مسلمانوں کے لئے حرام اور ناجائز ہے۔ چونکہ اس زمانہ میں سود کی کئی اقسام مختلف صورتوں میں جاری اور رائج ہیں۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جنہیں اللہ تعالےٰ نے موجودہ زمانہ کے مفاسد کی اصلاح کے واسطے حکم و عدل بناکر مامور فرمایا تھا۔ اس کے متعلق فیصلہ فرمایا ہے کہ بنکوں کے سود کو وصول کر کے اپنے مصرف میں نہ لایا جائے۔ بلکہ اس کو اشاعت اسلام کے کام میں صرف کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ اسلام اس وقت خطرناک ضعف اور اضطرار کی حالت میں مبتلا ہے۔ جسکی حفاظت اور اشاعت کے واسطے ایسے مال کا استعمال جائز ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فتویٰ ہے کہ ایسے مال کو اشاعت کتب پر صرف کرنے کے لئے مرکز کو بھیجدیا جائے۔

بذریعہ اعلان ہذا جملہ احباب و عہدہ داران جماعت کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ جن دوستوں کو حسب ذیل صورتوں میں سے کسی قسم کی سودی رقم بنک وغیرہ سے حاصل ہو۔ وہ اس کو ہرگز اپنے ذاتی استعمال میں نہ لائیں۔ اور نہ اپنے طور پر کسی اور مد میں یا کسی شخص پر صرف کریں۔ بلکہ مرکز میں بمد اشاعت اسلام بھیجدیں۔

(۲) جنرل پراویڈنٹ فنڈ کی رقم جو بعض سرکاری ملازم اپنی مرضی کے مطابق تنخواہ سے ماہوار وضع کرواتے رہتے ہیں۔ اس قسم کی جمع شدہ رقموں پر سود در سود جمع ہوتا رہتا ہے۔ اور ملازمت سے سبکدوش ہونے پر بمعہ سود تمام رقم انکو ملجاتی ہے۔ اس میں جس قدر حصہ سود کا روپیہ شامل ہو۔ وہ بھی مرکز میں بھیجا جانا چاہیئے۔

واضح رہے کہ محکمہ ریلوے یا ڈسٹرکٹ بورڈ وغیرہ سے جو رقم بجائے پنشن کے پراویڈنٹ فنڈ کے طور پر ملازمان کو ریٹائرڈ کرنے کے وقت یکمشت دی جاتی ہے۔ اس میں علاوہ وضع شدہ رقم اور عطیہ کے ایک حصہ سود کا بھی شامل ہوتا ہے۔ لیکن یہ روپیہ پنشن کا قائم مقام ہوتا ہے۔ اس کے لینے والے کارکن کیلئے اس کو اپنے ذاتی استعمال میں لانا جائز ہوتا ہے۔

(۳) بعض اصحاب نے جنگ کے سلسلہ میں پوسٹل کیش سرٹیفکیٹ ڈاک خانہ سے خریدے ہیں۔ اور جو ایک مقررہ میعاد کے بعد اصل بمعہ سود سرکار سے واجب الادا ہوتے ہیں۔ ان کے وصول ہونے پر جسقدر رقم اصل رقم سے زیادہ وصول ہو وہ بھی اسی مد اشاعت اسلام میں داخل کی جانی ضروری ہے۔

ایسی تمام رقوم کے متعلق عہدہ داران جماعت کا فرض ہے کہ ہر ایک فرد سے دریافت کر کے ایک فہرست اسم وار مرتب کر کے دفتر ہذا میں ارسال کریں۔

(ناظر بیت المال)

ختم شدہ رسید بکیں واپس کی جائیں!

رسید بکوں پر نمبر رسید اور نمبر کتاب لکھے جانے اور دفتر بیت المال کے رجسٹر میں انکے تقسیم کرنیکا ریکارڈ رکھنے سے یہ غرض ہوتی ہے کہ جب ایک رسید بک کی تمام رسیدات کا اندراج مقامی جماعت کے روزنامچہ اور کھاتہ کے رجسٹروں میں ہو جائے۔ تو اُسے مقامی آڈیٹر (پریذیڈنٹ یا امیر جماعت یا انسپکٹر بیت المال سے پڑتال کرا کر اور صحت حساب وغیرہ کا نوٹ تحریر کر کے دفتر ہذا میں واپس کیا جائے۔ لیکن باوجود متعدد دفعہ اعلان کئے جانیکے ابھی تک بہت سی جماعتوں نے اس کی تعمیل کی طرف پوری توجہ نہیں کی۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا جملہ عہدہ داران متعلقہ کو متوجہ کیا جاتا ہے۔ کہ وہ براہ مہربانی اس وقت تک کی تمام ختم شدہ رسید بکوں کو بعد پڑتال صحت حساب وغیرہ کا نوٹ تحریر کر کے جلد واپس فرما دیں۔

(ناظر بیت المال)

ہماری متعدد درخواستوں کے باوجود بہت سے دوست وی پی واپس کر رہے ہیں وہ یقیناً دفتر کو نقصان پہنچا رہے ہیں!

مشرق و مغرب کی تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

چنگنگ ۷ جولائی۔ جنگ چین و جاپان کی ساتویں سالگرہ کے موقعہ پر مارشل چیانگ کائی شیک نے اتحادی قوموں کو جو پیغام بھیجا ہے۔ اس میں یہ اپیل کی ہے۔ کہ جاپان کے خلاف فوراً کوئی زبردست کارروائی شروع کی جائے۔ کیونکہ جاپان کو اپنی فتوحات سے حاصل کئے ہوئے فوائد کو زیادہ مستحکم بنانے کا موقعہ دینا نہائت خطرناک ہوگا جس سے چینیوں میں نہائت بے چینی پیدا ہو رہی ہے۔

دہلی ۷ جولائی۔ دہلی میں یہ افواہ بڑے زور سے پھیلی ہوئی ہے۔ کہ گاندھی جی کی طرف سے وائسرائے کے نام ایک اہم چٹھی آئی ہے۔ اس سلسلہ میں یہ بھی کہا جا رہا ہے۔ کہ ایگزیکٹو کونسل کے ممبروں کو کہا گیا ہے۔ کہ وہ دہلی سے باہر نہ جائیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ وائسرائے نے اس چٹھی کی نقل بذریعہ ہوائی تار وزیر ہند کو پہنچا دی ہے۔ یہ بھی کہا جا رہا ہے۔ کہ گاندھی جی نے اپنی چٹھی میں سول نافرمانی کی تحریک کو واپس لینے اور اگست کے ریزولیوشن کو منسوخ کرنے اور ملک کی خوراک کی صورت حالات کو بہتر بنانے کے متعلق گورنمنٹ سے تعاون کرنے پر آمادگی ظاہر کی ہے۔

لنڈن ۷ جولائی۔ وشی میں لاول اور مارشل پیٹان کے درمیان سخت ان بن ہوگئی ہے۔ اور پیٹان کو عملی طور پر لاول نے قیدی بنا رکھا ہے۔ مارشل پیٹان کے محافظین کی تعداد ۱۰۰ سے گھٹا کر ۳۰ کر دی گئی ہے۔ برعکس اس کے لاول نے اپنے محافظ دستہ میں مزید ۰۰ مسلح سپاہیوں کا اضافہ کر لیا ہے۔ ہٹلر نے لاول کو اجازت دے دی ہے۔ کہ وہ اپنے خاص دستے مرتب کرے۔

لنڈن ۶ جولائی۔ آج ہوس آف کامنز میں پولینڈ کے وزیر اعظم جنرل سکورسکی کو خراج عقیدت ادا کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا۔ میں اس حادثہ کی وجہ کا کوئی ذکر نہیں کر سکتا۔ جنرل سکورسکی کو کئی تار اور اپنی کیبنٹ کے ممبروں کی طرف سے دو چٹھیاں موصول ہوئی تھیں۔ جن میں ان پر زور دیا گیا تھا۔ کہ چونکہ ان کی جان خطرے میں ہے۔ اس لئے وہ یہ منحوس سفر اختیار نہ کریں۔ خفیہ قوم پرست تحریک کی طرف سے بھی تار موصول ہوئے۔ کہ وہ کسی طرح اپنی جان خطرے میں نہ ڈالیں۔ انتباہ کے باوجود جنرل سکورسکی نے سفر کا فیصلہ کیا یہ وارننگ اس لئے دی گئی تھی۔ کہ اس سے پہلے کئی بار سفر کے دوران میں جنرل سکورسکی بڑی مشکل سے بچے۔

واشنگٹن ۷ جولائی۔ مسٹر روز ویلٹ کی ایڈمنسٹریشن کے حامیوں نے امریکہ کی سینٹ سے اپیل کی تھی۔ کہ وہ خوردنی اشیاء کی پرچون قیمتوں کی امدادی سکیم کے متعلق اپنے فیصلہ پر پھر غور کرے۔ چنانچہ پہلے سینٹ ایسا کرنا منظور کر لیا۔ مگر بعد ازاں ۳۲ اور ۳۱ ووٹوں سے امدادی سکیم کو پھر رد کر دیا اور حکومت کو پرچون قیمتوں کے لئے خرچ کرنے کی ممانعت کر دی۔ اس کے بعد سینٹ نے اجناس کو ادھار پر دینے کی کارپوریشن کے بل کو نامنظور کر دیا۔ اس بل پر مسٹر روز ویلٹ کو کئی شکستوں کے بعد فتح حاصل ہوئی تھی۔

ویسٹ منسٹر ۸ جولائی۔ وزیر نو آبادیات نے آج ہوس آف کامنز میں کہا۔ کہ برٹش گورنمنٹ کی پالیسی یہ ہے کہ جنگ کے بعد مالٹا کو اندرونی معاملات میں ذمہ وار گورنمنٹ دی جائے۔ جنگ کے دوران میں آئینی۔ مالی اور نظامی مسائل کی تفصیل میں جانا حکومت کیلئے ممکن نہ ہوگا۔ لیکن جونہی لڑائی ختم ہوئی۔ ان مسائل کی تحقیقات شروع کر دی جائے گی مالٹا کے عوام کے خیالات جاننے کیلئے ذمہ وار اشخاص سے بات چیت کی جائے گی۔

نئی دہلی ۸ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ آج فوڈ کانفرنس نے گڑ اور کھانڈ کے متعلق صورت حال پر غور کیا۔ کل صبح کانفرنس کا آخری اجلاس ہوگا۔ جب کانفرنس کی تین روزہ کارروائی کی بنیادوں پر سرکاری تجویزوں کا اعلان کیا جائے گا۔ کانفرنس کے حلقوں میں عام خیال یہ پایا جاتا ہے کہ قیمتوں کو باقاعدہ کرنے اور شہروں میں عام راشن اور اسی طرح کی دوسری تجاویز سے موجودہ صورت حال کا مؤثر طور پر مقابلہ کیا جا سکتا ہے

واشنگٹن ۸ جولائی۔ سالومنز میں امریکن فوجیں نیو جارجیا کے جزیرہ میں دو جگہ اور اتر گئی ہیں۔ ایک جگہ وہ منڈا سے چھ میل مشرق کی طرف اتری ہیں اور دوسری جگہ بیرکو کی بندرگاہ سے چار میل پر۔ اترنے سے پہلے امریکن جنگی جہازوں نے زبردست گولہ باری کی۔ کولا کی لڑائی میں جاپانیوں کو نو جہازوں کا نقصان برداشت کرنا پڑا۔

واشنگٹن ۹ جولائی۔ امریکن آبدوزوں نے بحرالکاہل اور مشرق بعید کے پانیوں میں دس جاپانی جہاز غرق کئے ہیں۔ جن میں دو فوج بردار اور تین ٹینکر اور تین مال لے جانیوالے ہیں دشمن کے چار جہازوں کو نقصان بھی پہنچایا گیا

چنگنگ ۹ جولائی۔ چین کے ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ چینی فوجوں نے صوبہ ہونن میں ایک شہر جاپانیوں سے خالی کرا لیا ہے جو یہ مارو ڈے کے سرحدی شہر لاشو سے ۵۰ میل شمال مشرق میں ہے۔

لنڈن ۹ جولائی۔ کل ہاؤس آف کامنز میں مسٹر ایمری نے بتایا۔ کہ ہندوستان میں فوجی بھرتی کا تناسب صوبہ وار اس طرح ہے۔ پنجاب پچاس فیصدی۔ یو۔ پی پندرہ فیصدی۔ مدراس دس فیصدی۔ صوبہ سرحد پانچ فیصدی۔ اجمیرہ مارواڑ تین۔ بنگال دو۔ سی۔ پی۔ بمبار۔ آسام بہار اور اڑیسہ پانچ فیصدی ہے

لنڈن ۹ جولائی۔ چہار شنبہ کو امریکن طیاروں نے سسلی میں دشمن کے الگ الگ ٹھکانوں پر ۱۹ بار حملے کئے۔ اتنے حملے اس سے قبل پہلے کبھی نہ ہوئے تھے۔ ایک خاص بات اس حملہ کی یہ ہے کہ دشمن کا کوئی جہاز مقابل پر نہیں آیا۔ حالانکہ اس سے دو روز قبل کم سے کم ایک سو فائٹر مقابل پر آئے تھے۔

ماسکو ۹ جولائی۔ روسی اعلان میں کہا گیا ہے کہ کرسک کے محاذ پر کل بھی گھمسان کی لڑائی ہوتی رہی۔ بیالگراڈ کے محاذ پر جرمن روسی قلعہ بندیوں میں گھس گئے۔ اور اب روسی صفوں کے پیچھے زور کی لڑائی ہو رہی ہے۔ اوریل کے محاذ پر جوابی حملہ کر کے روسیوں نے بعض مقامات جرمنوں سے چھین لئے۔ جرمن نقصان کی پرواہ کئے بغیر فوج پر فوج اور ٹینک پر ٹینک میدان میں لا رہے ہیں۔ اب تک ان کے ۱۸۰۰ ٹینک اور ۸۰۰ طیارے برباد ہوئے ہیں۔ جرمنوں کو روکنے کیلئے کل پہلی بار روسیوں نے روسی ٹینکوں سے کام لیا۔ جرمن ٹینکوں نے پہلے کبھی اتنی بھرتی سے کام نہ لیا تھا جتنی اب دکھا رہے ہیں۔ مگر ان کے بالمقابل روسی توپیں بھی ان پر قیامت ڈھا رہی ہیں۔

دہلی ۸ جولائی۔ آج یہاں فوڈ کانفرنس میں حکومت کی پالیسی کی وضاحت کرتے ہوئے سر عزیز الحق نے کہا کہ آزاد تجارت کے اصول پر فوراً عمل کرنا ناممکن ہے۔ موجودہ اناج کی سپلائی کیلئے جو بنیادی تجاویز سوچی گئی تھیں۔ ان پر عمل ہوتا رہیگا۔ حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ [illegible]